خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 31- اگست 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر29

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار31-اگست1998ء8جمادی الاول1419ھ-31-ظہور1377ہش جلد48-83نمبر190

پاکیزہ مجالس

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جرمنی کے 23 ویں جلسہ سالانہ کی ایمان افروز جھلکیاں

○ جلسہ سالانہ من ہائیم جرمنی میں منعقد ہوا۔ 21 تا23۔اگست 1998ء تک جاری رہا۔ یہ جماعت جرمنی کا23واں جلسہ سالانہ تھا۔

○ جلسہ سالانہ میں دو بڑی مارکیز (پنڈال) تھیں ایک مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے۔

○ جلسہ گاہ ایک بڑے احاطے میں تھی جس کا ایک مین گیٹ تھا۔ ہر آنے والا اس گیٹ میں داخل ہو کر اپنی شناخت کرواتا اور پھر اس کی رجسٹریشن ہوتی۔

○ جو مہمان اردو نہیں جانتے تھے ان کے لئے مین گیٹ پر ہی ترجمہ کا انتظام تھا۔

○ جلسہ گاہ کی مارکی میں داخل ہوتے ہوئے رجسٹریشن کارڈ چیک کیا جاتا تھا۔

○ شعبہ ترجمانی کے ناظم منصور احمد صاحب نے بتایا کہ ان کے پاس 10 زبانوں میں ترجمے کا انتظام ہے۔ سردست اس جلسہ پر 8 زبانوں میں ترجمہ کی سہولت بہم پہنچائی جا رہی تھی۔

○ جن زبانوں میں رواں ترجمے کا انتظام تھا۔ وہ تھیں عربی، بوسنین، انگریزی، جرمن، فرنچ، البانین، بنگالی اور اردو۔

○ کثیر تعداد میں مہمانوں نے ترجمانی کے نظام سے فائدہ اٹھایا۔ ترجمانی کا انتظام خدا کے فضل سے نہایت اعلیٰ تھا۔ ترجمہ کا معیار بھی اچھا تھا اور آواز بھی ٹھیک آ رہی تھی۔ مہمانوں نے ترجمانی کے نظام پر اطمینان کا اظہار کیا۔

○ مجموعی طور پر 30 سے 40 رضاکار ترجمانی کے کام پر مامور تھے۔

○ نومبایعین کے لئے چار الگ جلسہ گاہیں بھی بنائی گئی تھیں۔ یہ تھیں ترکش اور کرد، فرنچ، بوسنین، البانین اور عربی، عرب جلسہ گاہ میں اوسط حاضری 200 تھی بلقان جلسہ گاہ جہاں بوسنین اور البانین نو احمدی تھے وہاں حاضری دو ہزار تھی۔ فرنچ جلسہ گاہ میں حاضری 60 اور ترکش اور کرد میں 35 تھی۔ یہ تعداد پچھلے سال کی حاضری سے زیادہ تھی۔

○ ان چاروں جلسہ گاہوں میں الگ الگ پروگرام تھا۔ تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب چاروں جگہ سنایا جا رہا تھا اور اس کا ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جا رہا تھا۔

○ پچھلے سالوں میں جلسہ گاہ میں رہائش کا انتظام نہیں تھا۔ سال گزشتہ سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا کہ جلسہ گاہ کے احاطے میں خیمہ جات نصب کر کے مہمانوں نے وہاں رہائش رکھی۔

○ وی آئی پی مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہوٹلوں میں کیا گیا تھا۔ بعض خواہشمندوں کے لئے بہت سستے اخراجات پر ہوٹلوں میں رہائش کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

○ افسر جلسہ سالانہ مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب تھے۔ جلسہ کی انتظامیہ نے بعض نومبایعین کے لئے خود خیمے مہیا کئے۔ تاکہ ایسے مہمان اپنی فیملی کے ساتھ رہائش اختیار کر سکیں۔

○ جلسہ سالانہ کا انتظام 60 شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر شعبہ کا ایک نائب تھا۔ ہر نائب کے ذمے 6'7 شعبے تھے۔ خصوصی طور پر امسال صفائی ٹریفک اور پارکنگ کا نظام بہت اچھا تھا پارکنگ میں 6'7 ہزار گاڑیاں پارک کرنے کا انتظام تھا۔

○ نومبایعین دوستوں کے مزاج کے مطابق ان کے لئے الگ کھانا پکایا جاتا تھا۔ اور ان کی تربیت کا انتظام اعلیٰ تھا۔

○ نومبایعین سے حضور کی ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ کرد اور ترک نومبایعین سے حضرت صاحب نے مصافحہ فرمایا۔ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اور ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نومبایعین کا تعارف کراتے رہے۔ حضور ہر نومبائع سے کوئی نہ کوئی بات کرتے جو ترجمان ان تک پہنچاتے۔

○ بوسنین نو احمدیوں سے ملاقات میں حضور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ جو بوسنین یہاں سے احمدی ہو کر گئے ہیں ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر آپ میری ہدایات کو سنجیدگی سے لیں گے تو خدا کے فضل سے بوسنیا میں احمدیت کے قیام کا ایک نیا دور شروع ہو گا۔ حضور انگریزی میں گفتگو فرماتے جس کا ترجمہ امیر صاحب جرمنی، جرمن زبان میں کرتے اور بوسنین نمائندہ مکرم ابراہیم صاحب اس کا بوسنین میں ترجمہ کرتے۔

○ بوسنین دوستوں سے ملاقات میں حضرت صاحب نے قائداعظم کی حاضر جوابی کا ایک لطیفہ سنایا۔ قائداعظم نے ایک مقدمے میں طویل بحث کی۔ جج نے جو شاید اس لمبی بحث سے تنگ آ گیا تھا۔ کہا کہ میں آپ کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔ قائد اعظم نے برجستہ کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ دونوں کانوں کے درمیان (دماغ کی) جگہ خالی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ آپ بھی میری باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیں اور عمل نہ کریں۔

○ بوسنین سے ملاقات میں حضرت صاحب نے مردوں سے ہاتھ ملایا اور عورتوں کو اشارے سے سلام کیا۔ اور آخر میں سلام اور اللہ امانت کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

○ بنگلہ دیش کے احمدیوں سے ملاقات میں حضرت صاحب نے فرمایا بنگلہ دیش کا کوئی نمائندہ مقرر کیا جائے اور جو جو بنگالی احمدی جرمنی میں ہیں ان کی ایک فہرست بنائے۔ اور ان کا جماعت سے رابطہ مستحکم کیا جائے۔ ان کے بارے میں دیکھا جائے کہ وہ چندہ شرح کے مطابق ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا جو لوگ اللہ کے راستہ میں کھل کر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ ان کی حفاظت فرماتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں دینے سے بخل کرتے ہیں اللہ بھی ان سے کنجوسی کرے گا۔

○ حضرت صاحب نے بنگلہ زبان کے مترجم مکرم مظفر صاحب کو فرمایا کہ یہاں جو باتیں ہوئی ہیں ان کا انگریزی ترجمہ امیر صاحب کو تحریری صورت میں پہنچا دیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں گنتی کے تھوڑے سے پیسوں کی بات نہیں کر رہا۔ میں تو ان کو بچانے کی بات کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا اس بات کا ثبوت کہ مجھے بنگلہ دیش کے احمدیوں کے پیسے سے کوئی دلچسپی نہیں یہ ہے کہ بنگلہ دیش کے ایک احمدی مجھے لاکھوں دے رہے تھے۔ مگر جب میں نے معلوم کیا تو ان کے چندہ کا حساب صاف نہیں تھا۔ اس پر میں نے جماعت سے کہا کہ ان سے ایک پیسہ بھی نہیں لینا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے پیسے سے کوئی دلچسپی نہیں۔

○ فلسطینی عربوں کے وفد سے ملاقات کے دوران جو عرب دوست حضور کو اپنے ساتھیوں کا تعارف کروا رہے تھے وہ حضور سے بات کرتے ہوئے وفور جذبات سے رو پڑے۔

○ حضرت صاحب نے فلسطینی عرب نمائندگان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں سے بہت خوش ہوں اس دفعہ جو انتظامات آپ نے کئے ہیں اور جو نیا گروپ لے کر آئے ہیں یہ اچھی بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کو میری ایک بات ماننی پڑے گی احمدی خواتین اپنے کردار کو یہودیوں کے کردار سے بالکل الگ رکھیں۔ ناچ گانا، بے پردگی، باہر کی دنیا میں پھرنا یہ وہ باتیں ہیں جو اللہ کو پسند نہیں۔ احمدی خواتین اگر زندہ ہو جائیں تو سارا کبابیر زندہ ہو جائے اور احمدیت کی آغوش میں آ جائے گا۔ پھر یہاں پر احمدیت کی ترقی کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ آپ نے فرمایا میں نئی نسل سے اچھی امیدیں رکھتا ہوں۔ آپ لوگ اٹھیں اور ہماری مدد کریں۔

وقف نو پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی پر اس دفعہ ایک بڑا دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام رکھا گیا۔ 22۔اگست کو جرمنی کے قریباً 1200 واقفین نو بچے اور بچیاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سامنے سے گزرے۔ لڑکوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصافحہ فرمایا اور بچیوں کو سلام کہا۔ حضور ایدہ اللہ جلسہ گاہ کے سٹیج پر کھڑے تھے۔ یہ وقف نو بچے سفید رنگ کی قمیض اور گہرے رنگ کی پتلون میں ملبوس تھے۔ اور سر پر ٹوپی تھی، ان کی قطار حضور کے بائیں طرف سے جلسہ گاہ میں داخل ہوتی اور حضرت صاحب کے سامنے سے گزرتی ہوئی بیرونی دروازے سے باہر نکل جاتی۔ حضرت صاحب ہر بچے کو سلام کہتے۔ کئی بچوں نے پی کیپ طرز کی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں جس سے ان کے چہرے چھپ جاتے تھے۔ حضور نے کئی بچوں کو روک کر ٹوپی ہٹا کر ان کا چہرہ دیکھا اور پیار کیا۔

بعض قدرے بڑی عمر کے واقفین نو بچوں کے بازو پر ڈیوٹی والے بیج بھی لگے ہوئے تھے۔ بہت سے بچوں نے حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت بھی پائی۔ ایک واقف نو بچے نے اونچی آواز میں حضور کو سلام کہا تو جواباً حضور نے بھی بلند آواز میں اس کو وعلیکم السلام کہا۔ ایسے ہی ایک بچے کو حضور نے فرمایا، کافی ہوشیار لگ رہے ہو۔ ایک بچے نے چلتے چلتے جلدی سے کہا، حضور آپ نے میرا نام رکھا تھا مشہود احمد۔ جملہ حاضرین واقفین نو بچوں کے اس نظارے کو دیکھ کر وقفے وقفے سے نعرہ ہائے تکبیر اور تحریک وقف نو زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ حضور بھی نعروں کا جواب دیتے رہے ایک بچے نے گزرتے گزرتے کہا،

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اس وقت کثرت کے ساتھ خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والے چاہئیں جن کو اللہ کی تقدیر برکت دے

جو خدا کی راہ میں خساست سے کام لیتے ہیں ان کی حالت ہمیشہ بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 26- جون 1998ء بمطابق 26- احسان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الرحمان واشنگٹن (امریکہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات 2 تا 4 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سورۃ البقرہ کی یہ پہلی آیات ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اسی تعلق میں بعد میں آنے والی بعض آیات کی بھی تلاوت کروں گا تاکہ ان دو مضامین کو جو بظاہر الگ الگ ہیں اکٹھا باندھ دوں۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 10 اور 11 (کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا)

(-) میں اللہ ہوں سب سے زیادہ جاننے والا (-) یہ وہ کتاب ہے جس کے بارے میں قطعاً کوئی شک نہیں' نہ کسی شک کی گنجائش ہے۔ یہاں ذٰلک الکتاب سے قرآن کی عظمت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کی طرف بھی جن میں قرآن کریم کے ظہور کا ذکر فرمایا گیا تھا۔ تو ذٰلک ایک بعید کا صیغہ ہے جو عظمت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور بہت پہلے کی کہی گئی باتوں سے متعلق بھی لفظ ذٰلک ہی استعمال ہو گا۔ تو مراد یہ ہے کہ میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور یہ کتاب جس کی عظمت کو انسان چھو نہیں سکتا وہ بھی بہت اونچی کتاب ہے۔ اور الکتاب ہے 'کامل ہے۔ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ یہی وہ قرآن ہے جس کی تلاوت کی جا رہی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا گیا کہ یہی وہ قرآن ہے جس کی باتیں گزشتہ انبیاء نے بھی کی تھیں اور اپنی اپنی قوموں سے وعدہ کرتے آئے تھے کہ ایک کامل کتاب اتاری جائے گی۔ پس یہی وہ کتاب ہے جو اتاری گئی ہے اور فرمایا اس کی خاص صفت یہ ہے (-) ایک ذرہ بھی اس میں شک نہیں' کسی شک کی کوئی گنجائش نہیں مگر ہدایت صرف متقیوں کو دے گی۔ غیر متقی اس کتاب کے متعلق لاکھ شک میں مبتلا رہیں یا شک پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں تقویٰ شرط ہے ہدایت کے لئے جو یہ کتاب لے کے آئی ہے۔ اگر تقویٰ سے عاری دل ہیں اگر دل بنیادی سچائی کے تصور سے ہی خالی ہیں تو ان کے لئے یہ کتاب کسی ہدایت کا موجب نہیں ہو گی۔

پھر فرمایا (-) وہ کون لوگ ہیں جو تقویٰ سے بھرے ہوئے دل رکھتے ہیں (-) وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اب اللہ کی ذات ایک حیثیت سے غیب ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں اکثر انسانوں کی زندگی سے اللہ تعالیٰ غیب میں رہتا ہے۔ لیکن (-) وہ غیب ان کے لئے حاضر ہو جاتا ہے۔ **وہ ایک ایسے غیب پر ایمان لاتے ہیں جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہنے والا غیب ہے نہ دکھائی دینے کے باوجود ہمیشہ کا ساتھی ہے۔** اور جب ایسے خدا کے اوپر ایمان لائیں جس کے ہمیشہ حاضر ہونے کا یقین دل میں ہو تو اس کے نتیجے میں دو باتیں خود بخود پیدا ہوں گی۔

(فرمایا) وہ نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز کو اس لئے قائم نہیں کرتے کہ ایک فرضی خدا کے تصور میں نمازیں پڑھتے ہیں کیونکہ وہ غیب جس پر ایمان ہے وہ حاضر ہو جاتا ہے اور نمازوں میں ان کے سامنے رہتا ہے۔ یہی تشریح حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے مختلف اصطلاحوں کے ضمن میں بیان فرمائی کہ مومن کی نماز تو ایسی ہے جیسے خدا اسے دیکھ رہا ہو یا وہ خدا کو دیکھ رہا ہو۔ اور دوسری بنیادی صفت یہ ہے (-) کہ جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے وہ ضرور خرچ کرتے ہیں یعنی اللہ کی راہ میں۔

اب لفظ غیب ہے جس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں دنیا میں کئی قسم کی خرابیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کے لئے غیب سے مراد یہ ہے کہ اللہ ان کی زندگی میں کبھی بھی حاضر نہیں ہوتا وہ غائب ہی رہتا ہے۔ نماز کے وقت بھی غائب ہوتا ہے اور خرچ کے وقت بھی غائب ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہمیں خدا نے عطا فرمایا ہے اس کا خدا کو بھی علم نہیں۔ ہم جانتے ہیں جو ہمیں ملا ہوا ہے اور کوئی نگران نہیں۔ ہم جو چاہیں خرچ کریں' جتنا چاہیں سمجھیں کہ خدا نے دیا ہے وہ چونکہ غیب ہے اس کو کیا پتہ۔ یعنی دینے والا تو غائب ہے اور لینے والا حاضر ہے۔ اس غیب کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں تمام دنیا میں ان لوگوں کے چندوں میں کمزوری آجاتی ہے جو غیب کا یہ مطلب لیتے ہیں۔ (انفاق) کا بالکل الگ مفہوم ہے جس کو لے کر وہ آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے تمام چندے مبنی ہیں اس بات پر کہ جو کچھ ہمیں ملا ہے ہم ہی جانتے ہیں' کسی کو علم نہیں۔ اللہ بھی غائب' لوگ بھی غائب اور ہم جتنا چاہیں خرچ کریں ہم یہی کہہ سکتے ہیں' یہی دکھا سکتے ہیں کہ دیکھو ہم دین کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ لیکن اس شرط کو پورا نہیں کرتے اور اسی شرط کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کی ایک اور صفت بعد میں بیان فرماتا ہے یعنی سورہ البقرہ کی وہ دس اور گیارہ آیات جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی۔ (-) اپنے چندوں کے معاملات میں وہ اللہ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور اللہ والوں کو بھی دھوکہ دیتے ہیں یعنی سمجھتے ہیں کہ دھوکہ دے دیا ہے۔

اب نظام جماعت سے جو لوگ اپنی آمد چھپاتے ہیں نظام جماعت کا اکثر یہی سلوک ہے کہ ان کے معاملات میں اندر اتر کر ان کا جائزہ نہیں لیتا تو وہ ان سے غیب بھی رہتے ہیں اور کہتے ہیں بس اتنا ہی ہمیں خدا نے دیا تھا اتنا ہی ہم اسی حساب سے خدا کو واپس کر رہے ہیں۔ اور اللہ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان مومنوں کو بھی جو خدا کے نظام کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں۔

پس (-) امنوا سے مراد نظام جماعت کا وہ حصہ ہے جو جماعت احمدیہ کے انفاق فی سبیل اللہ پر نگران ہے لیکن دھوکہ دینے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ (-) وہ ہرگز دھوکہ نہیں دے سکتے' نہ دیتے ہیں مگر اپنے نفوس کو۔ مرنے کے وقت ان کو سمجھ آئے گی کہ ہم کس کو دھوکہ دیتے رہے ہیں اور کیا دھوکہ دیتے رہے ہیں جب خرچ کا وقت گزر چکا ہوگا۔

ایسے لوگوں کے متعلق ایک اور پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ (-) **یہ لوگ جو خدا کی راہ میں خساست سے کام لیتے ہیں ان کی حالت ہمیشہ بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔** کن معنوں میں وہ بد سے بدتر ہوتی ہے اس کی بہت بڑی تفصیل ہے جس کے متعلق بعض دوسرے مواقع پر میں نے بیان بھی کیا تھا کہ سب سے پہلے تو ان کے دل کا امن اٹھ جاتا ہے۔ نہ ان کی اولادیں ان کی رہتی ہیں' نہ اموال کے وہ فوائد ان کو پہنچتے ہیں جو دل کو تسکین بخشنے والے فوائد ہیں۔ ایک بھڑکی سی لگی رہتی ہے کہ اور کمائیں' اور کمائیں اور اکٹھا کرلیں لیکن وہ اکٹھا کرنا جہنم کی آواز ہے جو یہ کہتی ہے ھل من مزید جب بھی جہنم سے پوچھا جائے گا' یعنی اللہ تعالیٰ ایک تمثیلی زبان میں ہمیں بتا رہا ہے کہ اور چاہئے کچھ ایندھن' وہ کہے گی ھل من مزید اور بھی ہے تو وہ بھی ڈال دو۔ تو یہ مال کی محبت میں دیوانے لوگ ہمیشہ ھل من مزید کی آواز اٹھاتے ہیں۔ کہیں سے کچھ مل جائے' کہیں سے بچت ہو جائے حکومت کا پیسہ مارا جائے یا عوام کا یا جماعت کا جس طرح بھی بس چلے وہ دن بدن مال کی محبت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ (-) ان کے لئے ایک دردناک عذاب مقدر ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے رہے ہیں اپنے آپ سے بھی اور اپنے نفس سے بھی' اپنی اولادوں سے' سب سے وہ جھوٹے ہیں۔

یہ وہ آیات ہیں جنہیں آج کا میں نے موضوع اس لئے بنایا ہے کہ آج کل جماعت کا ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے اور بعض جماعتوں کی طرف سے مجھ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ ہمیں اپنے سارے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی تعلق میں میں نے یونائیٹڈ سٹیٹس میں جو متمول احمدی ہونے چاہئیں ان کا جائزہ بھی لیا ہے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان میں بھاری تعداد وہ ہے جن پر ان آیات کا اطلاق ہو رہا ہے اور وہ نہیں جانتے۔ ان کو احساس ہی نہیں کہ ہم کس کشتی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہ کشتی ہے جس کا غرق ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ اب میں ان کو متنبہ کردوں اس کے بعد وہ جانیں اور اللہ ان سے نپٹے گا۔ لیکن میں نے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کرلیا ہے اور اس کے متعلق بعد میں کچھ اور عرض کروں گا کہ وہ سب لوگ جن کے متعلق مجھے علم ہے کہ میں قطعیت کے ساتھ اس بات پر قسم اٹھا سکتا ہوں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں' ان کو خدا نے اس سے بہت زیادہ دیا ہے کیونکہ جس قسم کے ان کے پیشے ہیں اس میں لازم ہے کہ اس سے دس گنا یا زیادہ آمد ہو جتنی وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس بات کو میں نے پرکھا **بعض ایسے مخلصین کی آمد اور چندوں کے حساب سے جن کے متعلق میں حلفیہ شہادت دے سکتا ہوں کہ انہوں نے کبھی جماعت کے معاملے میں کوئی بددیانتی نہیں کی۔ چندہ دیا ہے تو کوشش کی ہے کہ چھپا کے دیں لیکن جو ظاہر دیا ہے وہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ انہی کے ہم پیشہ لوگوں کی دس دس سال کی چندوں کی ادائیگی سے ان کے ایک سال کی ادائیگی** بہت بڑھ کر ہے۔ اور ان سے جب میں نے حساب پوچھا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے بعض پیشہ والوں کو اتنی آمد عطا فرمائی ہے کہ جس طرح وہ خدا کے فضل سے اللہ کی راہ میں جھوٹ نہیں بولتے اگر سب لوگ ایسا ہی کریں تو جماعت امریکہ کی تمام ضرورتیں صرف چندہ عام سے پوری ہو سکتی ہیں' نہ صرف آج کی بلکہ آئندہ سالوں کی بھی تمام جماعتی تعمیرات کے اخراجات چندہ عام سے پورے ہو سکتے ہیں۔ بلکہ (دعوت الی اللہ) کے لئے بھی اتنا روپیہ بچ جائے گا کہ آپ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا روپیہ مہیا کر سکتا ہے کہ کثرت سے اور شوق کے ساتھ اس راہ میں جتنا چاہیں خرچ کریں کبھی کمی محسوس نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں کچھ اور باتیں اس مضمون کی میں خطبے کے آخر پر بیان کروں گا۔

اب میں آپ کے سامنے چند احادیث رکھتا ہوں جن کا اس مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندوں کی نگرانی کرتا ہے جو اپنے آپ کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ خیال کہ وہ خدا کی نظر سے اوجھل رہ جاتے ہیں یہ بالکل غلط اور بیہودہ خیال ہے جس کو رسول اللہ ﷺ رد فرما رہے ہیں۔ اس حدیث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ سمجھیں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ دنیا میں جتنے لوگ اموال کماتے ہیں ان سب پر اس حدیث کا اطلاق ہو رہا ہے۔ اس حدیث کا اطلاق خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر ہوتا ہے جن سے توقع کی جاتی ہے کہ جو کچھ اللہ انہیں عطا فرماتا ہے اس میں سے وہ دیں گے۔ چنانچہ ان کی نگرانی صبح و شام ہو رہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو بخاری کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے۔ اب یہ تو مراد نہیں ہے کہ ہر خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ مراد وہی لوگ ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ جن کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ ظاہر ہے کہ یہاں تک صرف نیک لوگ مراد ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے نیک لوگوں کی مثال پر آہستہ آہستہ خدمت کرنے والے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور جو پیدا ہوتے ہیں ان کے متعلق الٰہی تقدیر ہے اور اس کے فرشتے مامور ہیں کہ ان کے لئے دعائیں کریں اور ان جیسے خدمت گار اور پیدا کرنے کے سامان پیدا کریں۔ اور یہ بات میرے وسیع تجربے میں ہے۔ ہمیشہ **خدمت دین کی خاطر دل کھولنے والوں کے ساتھ ویسے ہی لوگ اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جو نہ صرف اموال خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے بلکہ وقت خرچ کرنے میں تردد نہیں کرتے۔** انہی کی طرح نیک بنتے چلے جاتے ہیں اور یہ وہ سلسلے کی اہم ضرورت ہے جسے ہمیں پورا کرنا چاہئے۔ اس **وقت کثرت کے ساتھ خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والے چاہئیں جن کو اللہ کی تقدیر برکت دے' جن کے اپنے اموال میں بھی برکت پڑے لیکن ان کے ساتھیوں میں بھی برکت پڑے اور ان کے نیک اعمال میں برکت پڑے۔ اس طرح جماعت کو ہر قسم کے خدمتگار مہیا ہونے شروع ہو جائیں اور ایسا ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اور بھی ہو** اور امریکہ کی جماعتیں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔ اب یہ دعا تو عام دنیادار روک رکھنے والے کے حق میں کبھی بھی نہیں ہوتی۔ بالکل ظاہر ہے کہ جو خدا کے بندے بنے ہوئے ہیں جن کا فرض تھا کہ خدا کی راہ میں کھل کر خرچ کریں وہ اگر خسیس ہوں اور خرچ کرنے کی توفیق نہ ہو تو یاد رکھیں فرشتوں کی بددعا ان پر پڑتی ہے اور فرشتہ عرض کرتا ہے اس کو ہلاکت دے اور اس کے مال و متاع کو برباد کر۔ اب ایسے مال و متاع برباد ہوتے ہوئے بھی ہم نے کئی طرح دیکھے ہیں۔ میرے علم میں ایسے لوگ ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا' ان کا نام بتانے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا' لیکن ایک کیٹیگری (Catagory) ہے' ایک کلاس ہے' ایک قسم کے لوگ ہیں جنہیں لوگ اپنے گردوپیش میں دیکھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بہت کمائیاں کرکے بہت جوڑا اور پھر خیال آیا کہ اس کو تجارت میں لگالیں اور اکثر صورتوں میں ساری تجارتیں برباد ہوئیں جو کچھ جمع شدہ پونجی تھی وہ ہاتھ سے جاتی رہی اور کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ سو فرشتوں کی یہ دعا بے معنی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ تو اس روک رکھنے کا کیا فائدہ جو کسی کام بھی نہ آئے۔

اس ضمن میں ایک اور حدیث بخاری کتاب الزکوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے رسولؐ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو اور غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ اس تنگی ترشی کی حالت میں اگر تو خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرے گا تو یہ سب سے اچھا خرچ کرنا ہے۔

فرمایا صدقہ اور خیرات میں دیر نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو تیرے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ تو یہ لوگ اس تنبیہ کو خوب پیش نظر رکھیں۔ جتنا مرضی جوڑیں' جو چاہیں کریں ایک وقت آ جانا ہے کہ جان حلق کو پہنچے گی۔ پھر جان حلق کو پہنچے گی تو پھر یہ وصیتیں کہ فلاں کو اتنا دے دینا' فلاں رشتہ دار کو اتنا دینا' فلاں بیٹے کو اتنا دینا' بیٹی کو اتنا دینا' کسی کام نہیں آئیں گی۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تمہارا رہا ہی نہیں۔ جب جان حلق کو پہنچ جائے تو تم مالک ہی نہیں رہتے' تو یونہی بانٹتے پھرتے ہو' کیا مقصد ہے اس کا؟ کوئی بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ نہ تمہیں ہو گا نہ ان کو جن کو تم گویا خدا کا مال بے دھڑک تقسیم کر رہے ہو جو تمہارا رہا ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) اپنے بعض (رفقا) کی مثال پیش فرماتے ہیں جن کا مسلک بالکل مختلف تھا۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں مالی تنگی کے واقعات بھی ملتے ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت ویسے ہی بہت غریب تھی اور اس غربت کی وجہ سے معمولی پیسہ پیسہ ادا کرنا بھی مشکل ہو جایا کرتا تھا۔ اب تو حالات بدل چکے ہیں لیکن ایک ایسے طریق پہ بدلے ہیں جن سے دل کو دکھ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور پر جماعت کے بہت سے لوگ امیر ہو رہے ہیں اور دل غریب ہو رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ خبردار فقر دل کا فقر ہوا کرتا ہے۔ غربت وہ ہے جو دل پر ٹوٹی ہے۔ ورنہ اگر انسان کے پاس خالی مال ہو اور وہ بظاہر غنی ہو تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں کیونکہ دل کا غریب ہونا اس کے خرچ کی راہ میں حائل ہوا کرتا ہے۔ وہ للہ نہیں رہتا۔ دکھاوے کے لئے تو کر سکتا ہے مگر اللہ کی خاطر نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود (-) نے سب سے زیادہ پیار سے حضرت حکیم نورالدین (-) جو بعد میں خلیفۃ المسیح الاول ہوئے' ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اتنی محبت' اتنے پیار سے کہ رشک آتا ہے اس کو سن کر۔ جس پر خدا کا (مامور) رشک کر رہا ہو اس پہ ہم کیوں رشک نہ کریں۔ بہت لمبی عبارتیں ہیں ان میں سے میں نے صرف ایک چھوٹی سی عبارت چنی ہے تاکہ نمونۃً آپ کو بتا سکوں کہ انفاق فی سبیل اللہ کہتے کس کو ہیں۔ فرماتے ہیں ""اگر میں اجازت دیتا" یعنی مسیح موعود (-) کی تحریر ہے۔ ""اگر میں اجازت دیتا تو سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتا"" یعنی خلیفۃ المسیح الاول کو اگر میں اجازت دیتا۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی راہ میں آپ کا اجازت نہ دینا روک بنا ہوا تھا۔

اور ایک اور سلیقہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ادب کا یہ سمجھ آیا کہ جانتے تھے کہ خدا کی راہ میں سب کچھ خرچ کر دینا ایک دل کی تمنا ہے مگر امام کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا۔ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ خواہش کے باوجود خرچ نہیں کر رہے۔ جنہوں نے سب کچھ جو خرچ کیا ہے وہ بھی بہت ہے لیکن جو نہیں کیا اور اس کی تمنا موجود ہے اس کی راہ میں صرف اجازت روک ہے۔ پس امام کا ادب اور اس کی اجازت آپ کے نزدیک ایک بہت اہم مقام رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں"۔ اب یہ خطوط بہت لمبے ہیں اور بڑے پر لطف بھی ہیں مگر دلگداز بھی ہیں۔ میں نے تو جب بھی ان کو پڑھ کر سنانے کی کوشش کی ہے برداشت نہیں سکا۔ ہمیشہ جذبات نے اتنا مغلوب ہو جاتا رہا ہوں کہ گلے سے ٹھیک طرح آواز نہیں نکلتی تھی لیکن ایک چھوٹا سا اقتباس نموناً میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تحریر کا نمونہ آپ پیش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھ رہے ہیں' یعنی حضرت حکیم نورالدین ""میں آپ کی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں' آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں" اب کمال راستی کہنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ تو صادق تھے اور حضرت مسیح موعود (-) جانتے تھے کہ راستی کے سوا اس کا کوئی کلام نہیں ہے مگر پھر بھی اپنے جوش میں عرض کرتے ہیں ""میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

اگر خرچ ہو جائے میں لفظ "اگر" وہ لفظ ہے جس کے متعلق میں پہلے بات کر چکا ہوں۔ روک تھی تو مسیح موعود (-) کی طرف سے روک تھی۔ آپ سب مال نہیں لینا چاہتے تھے اور یہ ایک ایسا اسلوب ہے ادب کا جسے جماعت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ پیش کرتے ہیں' بعض لوگ اور بھی ایسے ہیں' اب بھی ہیں' جو یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ لے لیں لیکن میرا دل اجازت نہیں دیتا اور اس اجازت نہ دینے کا مجاز مجھے مسیح موعود (-) نے بنایا ہے۔ آپ بھی بعض موقعوں پر اجازت نہیں دیتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ آپ کو خدمت کرنے والے کے اخلاص پر شک تھا' اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ سب کچھ لینا بعض خرابیاں بھی پیدا کر سکتا ہے۔ ایک ان میں سے مثلاً یہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی محرومی ننگی ہو جائے گی۔ کچھ ایسے ہوں گے جو سب کچھ دے رہے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو بہت کچھ اپنے لئے روک رکھ رہے ہوں گے۔ تو ان کے مقابل پر آ کر وہ اپنی کم مائیگی کے احساس کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن یہ ایک خیال ہے' بہت سے اور بھی مصالح ہیں جن کی وجہ سے حضرت مسیح موعود (-) ان کا سب مال قبول کرنے سے احتراز فرماتے تھے۔

اب اسی تعلق میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ایک روایت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے منشی ظفر احمد صاحب' اپنے والد (-) سے سنی اور انہی کے الفاظ میں اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول' حضرت حکیم نورالدین کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگ تھے جن کی یہی تمنا تھی۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب روایت کرتے ہیں اپنے باپ کی زبان میں۔ ایک دفعہ حضور لدھیانہ میں تھے میں حاضر خدمت ہوا' یعنی حضرت منشی ظفر احمد صاحب' میں حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی جماعت ساٹھ روپے ایک اشتہار کے لئے جس کی اشاعت ضروری تھی برداشت کرے گی؟ اب اندازہ کریں وہ زمانہ کیسا تھا ایک اشتہار کی اشاعت کے لئے آپ کو اپیل کرنی پڑی۔ ساٹھ روپے کی ضرورت تھی اور جانتے تھے کس سے اپیل کرنی ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب عرض کرتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور کپورتھلہ واپس آ کر اپنی اہلیہ کے سونے کی ترلی فروخت کر دی۔ اس زمانے میں ساٹھ روپے میں سونے کی ترلی فروخت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کافی وزنی ہو گی اور بہت قیمتی ہو گی اور احباب جماعت میں سے کسی سے ذکر ہی نہیں کیا۔ آگے ان کے الفاظ ہیں بڑے مزے کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور ساٹھ روپے لے کر میں اُڑ گیا۔ تو دوڑتے ہوئے چلا گیا یعنی ہلکے قدموں کے ساتھ ناچتا گاتا مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ لدھیانہ جا کر پیش خدمت کئے۔ چند روز بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ آ گئے۔ اب منشی اروڑا صاحب بھی غیر معمولی فدائیت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ بے حد موقعہ کی تلاش میں رہنے والے کہ کب جماعت کی خدمت کی توفیق ملے اور میں خرچ کر سکوں۔

حضرت مسیح موعود (-) نے اس خیال سے کہ میں نے کہا تھا جماعت کپورتھلہ یہ رقم دے دے' اس خیال سے آپ نے سمجھا کہ کپورتھلہ نے ہی دیئے ہوں گے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود (-) نے منشی اروڑے خان صاحب سے کر دی کہ شکریہ آپ کی جماعت بڑے موقع پر کام آئی۔ ساٹھ روپے کی ضرورت تھی اور فوراً پہنچ گئے۔ منشی اروڑے خان کو اتنا غصہ آیا کہ منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ پھر ساری عمر اس شخص نے مجھے معاف نہیں کیا کہ تم ہوتے کون تھے کہ ساری جماعت کی طرف سے آپ ہی خدمت کر دو۔ حضرت مسیح موعود (-) نے یہ دیکھ لیا کہ غلطی ہو گئی ہے۔ کہا اسے ٹھنڈا کرو۔ آپ نے فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشی صاحب خدمت کرنے کے بہت سے مواقع آئیں گے آپ گھبرائیں نہیں۔ اس کے باوجود کہتے ہیں منشی صاحب مجھ سے ناراض رہے۔ اور خدمت کے آپ کو بہت مواقع ملے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

حضرت مسیح موعود (۔) کے بعض اقتباسات چندوں سے متعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے" معاہدے سے مراد یہ ہے کہ جب کسی شخص کو جماعت کا ممبر بننے کی توفیق ملے اور اس کے نتیجے میں اس کو پتہ ہو کہ خدا مجھے کیا دیتا ہے' مجھے کیا اس کے حضور پیش کرنا چاہئے تو یہ ایک قسم کا انسان اور خدا کے درمیان معاہدہ ہوا کرتا ہے۔ اور اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو وہ منافق ہے۔ حضرت مسیح موعود (۔) یہاں تک لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے۔ وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری کے روپے ہی ضرور دو۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔"

اور اس معاہدہ کی مثال بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ (۔) کہ تمہیں نیکی کا پتہ ہی نہیں کچھ چل سکتا' نیکی کہتے کس کو ہیں (۔) یہاں تک کہ تم اس مال میں سے خرچ کرو جس کی محبت میں مبتلا ہو۔ سو سارے لوگ جن کی ایک بھاری تعداد امریکہ میں موجود ہے وہ نیکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جس مال کی محبت میں مبتلا ہیں وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ان کو روکتا ہے۔ (۔) کبھی بھی تم نیکی کو نہیں پاسکو گے' یہ وہم و گمان ہے تمہارا تم نیکی حاصل کر لو گے' جس مال سے محبت ہو وہ خرچ نہیں کر سکتے تو نیکی کا کیا تصور۔

اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ آیت بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے نتیجے میں خرچ ہونا چاہئے اور کنجوسیوں کا علاج ہی محبت الٰہی ہے۔ جس شخص سے محبت ہو اس کی خاطر تو بعض عام آدمی بھی سب کچھ لٹا دیا کرتے ہیں۔ رد کر دیں تو ناپسند کرتے ہیں' دکھ اٹھاتے ہیں اور بعض اس کی مثالیں میں نے آپ کو جماعت میں بھی دے دی ہیں۔ محبت کے نتیجے میں خرچ کرنا سیکھیں گے تو خرچ کرنے کا سلیقہ آئے گا۔ اگر محبت نہیں ہے تو خرچ بھی کچھ نہیں۔ پس جتنے بھی لوگ کنجوس ہیں ان کی کنجوسی کا ایک ہی علاج ہے اللہ کی محبت میں گرفتار ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے عزیزوں کو جو دیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اس کی بجائے اس کو کیوں نہیں دیتے جس نے خود ان کو دیا ہوا ہے۔ وہ بڑے پیار اور محبت اور امیدوں سے ان سے تقاضا کرتا ہے (۔) جو ہم نے ان کو دیا ہے اسی میں سے کچھ واپس کر دو۔ اور سب کچھ نہیں مانگ رہا لیکن محبت جتنی بڑھے گی (۔) معیار اونچا ہوتا چلا جائے گا۔

میں نے بارہا جماعت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ خرچ کے لئے محبت کا ہونا ضروری ہے۔ اپنی اولاد پر صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ آپ کو اس سے محبت ہے۔ اگر کسی سے محبت ہو اور وہ رد کرے تو آپ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اللہ کے حضور خرچ کے لئے اللہ کی محبت پیدا ہونا ضروری ہے اور یہ محبت بغیر دعا کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت ﷺ حضرت داؤدؑ کی ایک دعا بڑی محبت سے پڑھا کرتے تھے حالانکہ آپ کے دل کی کیفیت حضرت داؤدؑ کے دل کی کیفیت سے بہت اونچی تھی مگر جب ایک ہی وجود کے دو عاشق ہوں جن کے اندر رقابت نہ ہو بلکہ رشک کا جذبہ ہو تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اس شخص کی محبت میں گرفتار دوسرے کو دیکھ کر اس سے بھی محبت ہو جائے۔

آنحضرت ﷺ حضرت داؤدؑ کی یہ دعا پڑھتے تھے (۔) اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں حضرت داؤد کے الفاظ میں' ہر اس وجود کی محبت عطا فرما جو مجھے تیری طرف لے جائے جس کی محبت تیری محبت میں آگے بڑھا دے اور میں تجھ سے محبت مانگتا ہوں اس بات کی یعنی اپنے نفس' اپنے اہل' اپنے عزیزوں سے بڑھ کر جو چیز مجھے محبوب ہے وہ تُو ہے اور تو میرا اتنا محبوب ہو جا کہ ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ یہ محبت ہو جائے۔

اب ٹھنڈے پانی کی محبت تو ان لوگوں کو علم ہے جو پیاسے ہوں۔ ورنہ کسی کو کیا پتہ کہ ٹھنڈا پانی کیا چیز ہے۔ یہاں آپ کے بچے کوکا کولا پیتے پھرتے ہیں۔ تو یہ جذبہ ہے اس دعا کا کہ اے اللہ مجھے محبت عطا فرما ایسی محبت کہ کوئی چیز اتنی مجھے سیراب نہ کر سکے جو تیری محبت کرے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی عاجزانہ دعا تھی جسے باقاعدگی سے آپ مانگتے تھے اور میں جماعت کو بھی یہ سکھاتا ہوں کہ تم اپنے لئے یہ دعا کرو کیونکہ بغیر اللہ کی مدد کے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ جب اللہ کی محبت عطا ہو گئی تو پھر سب مسائل حل ہو گئے۔ پھر خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرنے کا تقاضا ہو گا کریں گے اور سمجھیں گے کہ کم ہوا ہے' جتنا حق تھا وہ ادا نہیں ہو سکا۔ حضرت مصلح موعود کو یہ شعر بہت پسند تھا۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہی مضمون ہے جو بیان کرتے تھے۔ غالب کے سارے شعروں میں سب سے زیادہ عزیز آپ کو یہ شعر تھا کہ "جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" بہرحال حضرت مصلح موعود عرض کیا کرتے تھے خدا کے حضور کہ ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے یہ گھر سے تو نہیں لائے سب کچھ تیری عطا تھی۔ جان دے سکتے ہیں مگر لائے کہاں سے تھے وہ بھی تو تُو نے عطا کی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ کسی صورت ہم تیری عبادت کا حق' تیری غلامی کا حق' تیری بندگی کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے اگر یہ بات سمجھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو پھر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آپ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ آجائے گا ورنہ عمر گزار دیں گے اور وہ وقت آجائے گا جب جان حلقوم کو پہنچے گی اور آپ کا مال آپ کا نہیں رہے گا۔ پھر خدا کے فرشتے جو سلوک کریں وہی سلوک آئندہ بھی آپ سے وہاں جا کے بھی ہو گا۔ ساری عمر کی کمائیاں' ساری عمر کی محنتیں' ساری عمر کی اللہ کی عطائیں ناشکری میں اس طرح ضائع کر دیں کہ یہ زندگی بھی ہاتھ سے چلی جائے اور اگلی دنیا بھی ہاتھ سے جائے' یہ کون سی عقل کی بات ہے۔ پس آپ کو سمجھانے کی ضرورت تو ہے اور میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں مگر عقل ان کو ہی آئے گی جن کو خدا عقل دینا چاہے۔ میرے لئے ناممکن ہے کہ گھوٹ کر آپ کو عقل پلا سکوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے یہ حکم دیا کہ تیرے سپرد کھول کھول کر پہنچانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تو پہنچاتا رہ۔ جو بھی اللہ کا حکم ہے اسے آگے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کر۔ اگر وہ نہیں سمجھتے تو تیرا قصور نہیں تو نے اپنی طرف سے ہر کوشش کر لی اس کے بعد پھر ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دے۔

(۔) مگر بلاغ کا جو مضمون میں سمجھتا ہوں رسول اللہ ﷺ سے' یہ ہے کہ اتنا سمجھانا کہ اس کے بعد سمجھانے کی کوئی حد باقی نہ رہے۔ آنحضور ﷺ کے آخری خطبہ میں یہی پیغام مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے' رخصت ہونے کا وقت تھا ایک' آپ نے لازماً رخصت ہونا تھا لیکن یہ سوچیں کہ آپ کو خیال کیا تھا اس وقت۔ کون سا خیال آپ کے دل پر قبضہ جمائے ہوئے تھا۔ وہ یہ تھا کہ میں نے پیغام پہنچا دیا جیسا کہ خدا نے مجھے کہا تھا کیا میں نے واقعی پہنچا دیا ہے۔ تو اپنے وصال سے پہلے تمام حاضرین سے گواہی لی ہے تم گواہی دو کہ جو کچھ خدا نے مجھے تمہیں پہنچانے کے لئے امانت سپرد کی تھی میں نے تم تک پہنچا دی۔ تمام مجمع اس سے بڑا مجمع کبھی پہلے نہیں اکٹھا ہوا۔ تمام مجمع نے بلند آواز سے گواہی دی کہ اے اللہ کے رسولؐ تو نے پیغام پہنچا دیا۔

یہ آپ کا جذبہ تھا پیغام پہنچانے کا۔ اس لئے محض اس طرح پیغام پہنچانا کہ میں نے پہنچا دیا یہ کافی نہیں ہے۔ پہنچاتے چلے جانا یہاں تک کہ زندگی کا آخری خیال یہ ہو کہ میں نے پہنچا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا ہے کہ نہیں پہنچادیا یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ تھا۔ اس لئے میں بھی صرف انہی معنوں میں آپ تک بار بار پیغام پہنچاتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی غلامی کے بعد اس کے سوا میرا کوئی اور فرض ہی نہیں رہتا کہ جس طرح آپ نے ابلاغ کی کوشش کی میں بھی ہر ممکن کوشش کروں کہ آپ کے دلوں میں سچائی کو جاگزیں کرسکوں لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہو اگر وہ نہ چاہے تو پھر کسی کو توفیق نہیں مل سکتی۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "**کوئی کسی ادنیٰ درجے کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔**" کاش کوئی اس بات کو سمجھ جائے کہ جیسا بھی چہرہ ہے خدا کو دکھلانا ہو گا اور عمر بھر اس کی خیانت کرتے گزر گئی تو کون سا مونہہ لے کے خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ چھوٹے سے ایک فقرے میں حضرت مسیح موعود (-) نے سارے مضمون کی جان ڈال دی ہے۔ کتنا دل کو ہلا دینے والا فقرہ اور ضمیر کو جگا دینے والا فقرہ ہے۔ "ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا۔" یہ بالکل ٹھیک ہے۔ "تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔"

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ دین اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے" یہ صورت حال ہے اس وقت جس کی وجہ سے مجھے امریکہ کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ میں نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ **جن لوگوں کے متعلق مجھے قطعی علم ہے کہ وہ اس قسم کی بددیانتیوں کا شکار ہیں اور دھوکہ دے رہے ہیں ان کے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو مسیح موعود (-) نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کو الگ کر دیا جائے۔ ان کے کسی چندے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔** وہ (بیوت الذکر) کے نام پر دے رہے ہوں یا چندہ عام کے نام پر دے رہے ہوں یا وصیت کے نام پر دے رہے ہوں اور ان کے نفس گواہ ہیں ان کے خلاف اور ان کے نفس کی گواہی ان کے خلاف لکھی جا چکی ہے۔ مرنے کے بعد ان کی جلدیں گواہ ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے جو تفصیل سے نقشہ کھینچا ہے کہ کس طرح وہ گواہی دیں گے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں اس کو آپ پڑھ لیں تو یہ ایسی قطعی بات ہے جس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ضرورت ہے کہ کچھ نظام جماعت کو حرکت میں لانے کا نظام قائم کیا جائے۔

اب تک میرا جائزہ یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے جو محصلین ہیں اور چندہ اکٹھا کرنے والے ہیں ان کا ایک سرسری رجحان ہے جو شخص جو لکھوا دے وہ کہتے ہیں پورا ادا کر رہا ہے۔ ایسی بعض فہرستیں میرے سامنے آئیں جن میں یہ درج تھا کہ یہ صاحب بھی بالکل پورا ادا کر رہے ہیں' وہ صاحب بھی پورا ادا کر رہے ہیں۔ اور جب میں نے کہا مجھے بتاؤ تو سہی کہ کتنا ادا کر رہے ہیں اس وقت بات کھلی کہ جن کو مقامی جماعت سمجھ رہی تھی کہ پورا ادا کر رہے ہیں وہ پورا سوال ہی نہیں 'پورے کا' بعض صورتوں میں سوواں (100) حصہ بھی نہیں تھا۔ جب اس سلسلہ میں چھان بین شروع کی تو بہت سے آدمی میرے سامنے ایسے آئے ہیں جن کے متعلق اور باتوں کے علاوہ میں نے ایک قطعی فیصلہ کر لیا ہے جو پہلے بھی میں ہمیشہ کیا کرتا تھا مگر جماعت مجھے اگر ایسے لوگوں سے غافل رکھے تو پھر میرا قصور نہیں ہے۔ **میں ہمیشہ اصرار کرتا ہوں کہ میں کبھی کسی سے کوئی ذاتی ہدیہ نہیں لوں گا جب تک وہ جماعت کا حق پورا ادا نہیں کرتا** اور جماعت کی غلط اطلاعوں کی وجہ سے بعض ایسے لوگوں کا ذاتی ہدیہ لینے پر میں بڑی دیر سے مجبور چلا آ رہا تھا' مجھے علم بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے چھان بین کی تو پتہ چلا کہ ہرگز ان کے کسی ہدیہ کی مجھے ضرورت نہ تھی' نہ ہے بلکہ میرے دل میں سخت کراہت پیدا ہو رہی ہے کہ کیوں لاعلمی میں وہ ہدیہ لیتا رہا ہوں۔ جب تک جماعت سے ایسے لوگوں کے معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے ان کا کوئی ہدیہ میرے لئے کوئی محبت پیدا نہیں کر سکتا سوائے بوجھ کے' سوائے تکلیف کے میرے دل میں ان کا ہدیہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

تو جماعت سے ٹھیک ہو جاؤ ورنہ اب میں امیر صاحب کو یہ ہدایت دینے والا ہوں کہ ایسے لوگوں کی پوری چھان بین کریں اور محض سیکرٹری مال کی اس بات پر نہ جائیں کہ یہ سب کچھ دے رہے ہیں دیانتداری سے ایسے احمدی پروفیشنل مقرر کریں جن کے چندے کے متعلق ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ وہ پورا ہے اس کے حساب کا جائزہ لیں اور ان کے دس دس بارہ بارہ سال کے چندے اگر ان کو واپس کرنے پڑیں تو کر دیئے جائیں۔ جو میری گارنٹی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ امریکہ کو اگر کوئی خدشہ ہو مالی نقصان پہنچنے کا تو اس کا میں ضامن ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے باہر سے ایسے احمدی خدمت کرنے والے موجود ہیں جو میرے پاس ایسی رقمیں جمع کروا دیتے ہیں جو بڑی بھاری رقمیں ہوتی ہیں اس اجازت کے ساتھ کہ میں جہاں چاہوں خرچ کروں۔ تو میں نے سیکرٹری مال جو ہمارے ساتھ سفر کر رہے ہیں ان کو ہدایت کر دی ہے کہ امیر صاحب کو یہ اطمینان دلا دیں کہ یہ سارے پیسے واپس کرنے شروع کریں اور جماعت امریکہ کو ایک کوڑی کا بھی نقصان نہیں ہو گا۔ باہر کی دنیا جماعت امریکہ کی مدد کرے گی اور اللہ کے فضل کے ساتھ آپ بے دھڑک خدا کی راہ میں یہ قربانی دیں کہ ان کے چندے ان کو واپس کر دیں ہمیں قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک نحوست کا داغ ہے جو جماعت امریکہ پر لگا ہوا ہے آئندہ اب یہ داغ نہیں لگے گا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ امیر صاحب امریکہ اس یقین دہانی کے بعد جو میں نے ابھی کرائی ہے ذرہ بھی تردد نہیں کریں گے کہ ان لوگوں کی تفصیلی چھان بین کریں۔ ویسے تو مجھے یقین ہے کہ اگر میں یہ یقین دہانی نہ بھی کرواتا تو انہوں نے وہی کرنا تھا جو میں کہہ رہا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی اس نظام کو نافذ ہونے میں کچھ وقت لگے گا اس لئے جب تک یہ پوری طرح نافذ نہیں ہو جاتا کم سے کم جماعت امریکہ کے لئے ایک متبادل ذریعہ ضرور ہونا چاہئے۔

یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر جماعت امریکہ کے متمول لوگ اس توفیق کے مطابق خرچ کریں جو خدا تعالیٰ نے ان کو دی ہے تو آپ کو (بیوت الذکر) کے نام پر بھی کوئی روپیہ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہیں جتنی چاہیں (بیوت الذکر) بنائیں ان سب کی ضرورت عام چندوں سے پوری ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود اتنی بڑی رقم بچ سکتی ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے رستے میں جو مالی ضرورتیں مشکل پیدا کر رہی ہیں وہ ساری حل ہو جائیں گی۔ اتنا روپیہ آپ کو (دعوت الی اللہ) کے لئے مل سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ساری پرانی حسرتیں پوری کریں اور وہ انقلاب برپا کرنا شروع کر دیں جس کی ہمیں شدید ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت امریکہ کے وہ لوگ جو صاحبِ دل ہیں' جن کا ضمیر ابھی زندہ ہے' وہ کم سے کم اس سے استفادہ کر کے اپنی زندگی کا ایک نیا سفر شروع کریں گے۔

☆......☆......☆......☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 31- اگست 1998ء

12-45	رات - چلڈرنز کارنر - چلڈرنز ورک شاپ لجنہ ربوہ
1-25	رات - درس القرآن
2-30	رات - سالانہ اجتماع - واقفین نو ٹوبہ ٹیک سنگھ
3-25	رات - چینی زبان سیکھئے
4-50	صبح - چلڈرنز کارنر
5-25	صبح - لقاء مع العرب
7-10	صبح - اردو کلاس
8-15	صبح - چینی زبان سیکھئے
8-45	صبح - حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-45	صبح - چلڈرنز ورک شاپ
11-25	دوپہر - درس القرآن
12-25	دوپہر - لقاء مع العرب
1-50	دوپہر - اردو کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

2-55 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ
4-35 بعد دوپہر۔ نارویجین زبان سیکھئے
7-05 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس
8-40 رات۔ لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

منگل یکم ستمبر 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر10
1-10 رات۔ روحانی خزائن حصہ دوئم
2-55 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس
3-05 نارویجین زبان سیکھئے
3-35 تقریری مقابلہ اطفال الاحمدیہ کراچی
4-40 رات۔ چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ
7-20 اردو کلاس
8-25 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے
8-55 ہومیو پیتھی کلاس
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر کلاس نمبر104
11-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 28-2-97
12-30 دوپہر۔ تعلیم دین حق
1-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-05 دوپہر۔ اردو کلاس
3-15 دوپہر۔ طبی معاملات۔ پروگرام نمبر3
4-35 بعد دوپہر۔ فرنچ زبان سیکھئے
7-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس 23-8-95
8-20 رات۔ لقاء مع العرب
9-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے
10-35 رات۔ اردو کلاس

بدھ 2۔ ستمبر 1998ء

12-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
1-05 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام سیالکوٹ
1-30 اراؤنڈ دی گلوب پیشکش سید طاہر احمد صاحب
2-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس 23-8-95
3-05 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-00 صبح۔ لقاء مع العرب
6-05 صبح۔ طبی معاملات۔ میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت صاحبہ
6-35 صبح۔ متفرق پروگرام واقفین نو
7-00 اردو کلاس
8-05 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے
8-45 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر77
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس نمبر14

11-05 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام
12-00 دوپہر۔ ہماری کائنات۔ پیشکش سید طاہر احمد صاحب
1-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب
2-10 دوپہر۔ اردو کلاس
3-15 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی ورکشین حصہ 14
4-35 بعد دوپہر۔ جرمن زبان سیکھئے
7-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات۔ لقاء مع العرب
10-30 رات۔ اردو کلاس

جمعرات 3۔ ستمبر 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ
1-05 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن تفریح عبید اللہ علیم کی یاد میں ایک تقریب
1-45 ترجمۃ القرآن کلاس 24-8-95
2-50 رات۔ جرمن زبان سیکھئے
3-15 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
5-20 صبح۔ لقاء مع العرب
6-20 صبح۔ کینیڈین ڈسک۔ مجلس سوال و جواب 30-6-94 کینیڈا میں
7-10 صبح۔ اردو کلاس
8-15 صبح۔ جرمن زبان سیکھئے
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس
10-55 صبح۔ چلڈرنز کارنر حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ

بقیہ صفحہ 1

حضور میرے لئے دعا کریں۔ لڑکوں کے بعد واقف نو بچیوں کے حضور کے سامنے گزرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب بچیوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دوپٹوں سے سر ڈھانپے ہوئے تھے۔ بچیوں کو حضور ہاتھ کے اشارے سے سلام کرتے رہے۔ بعض بچیوں کے سر پر حضور نے ہاتھ بھی پھیرا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ سب بچوں کو حضور کی طرف سے چاکلیٹ دی جائے۔ ایک بچہ رونے لگا تو حضور نے فرمایا اسے چاکلیٹ دیں۔ یہ بات سن کر بچے کے بڑے بھائی نے رونے والے بچے کو چپ کرانے کے لئے کہا' سنی چاکلیٹ بھی ملے گی۔ اس پر رونے والا بچہ خاموش ہو گیا۔ ایک لمبی بچی سے حضور نے سوال کیا۔ وقف نو میں ہو؟ بڑی جلدی لمبی ہو گئی ہو!!

○ پہلے دن جلسہ گاہ کے مختلف مقامات کا تعارف کرانے والے اناؤنسر مکرم مشہود الحق صاحب تھے۔ دوسرے روز یہ ڈیوٹی مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انجام دی۔

○ جلسہ کے پنڈال کے باہر دو جھنڈے لگے ہوئے تھے ان میں ایک جرمنی کا جھنڈا تھا اور دوسرا لوائے احمدیت تھا۔ ان جھنڈوں کی حفاظت کے لئے دو خدام پہرہ دے رہے تھے۔ یہ جھنڈے حضور نے 21۔ اگست کو جمعہ سے پہلے لہرائے تھے۔

○ ترجمانی کے انتظام کے لئے ہر زبان کے مترجم ایک کیبن میں بیٹھے تھے جس میں شیشے لگے ہوئے تھے۔ اس کیبن کے بنانے کا مقصد یہ تھا کہ بیرونی شور سے محفوظ رہ کر ترجمہ کیا جا سکے اور یکسوئی حاصل ہو سکے۔

○ جلسہ جرمنی کے موقع پر ایک بکسٹال بھی لگایا تھا جس میں جماعتی کتب اور لٹریچر رکھا گیا تھا۔ اس میں جرمن زبان میں بھی کتب تھیں۔ انگریزی میں بھی اور دیگر کئی زبانوں میں بھی کتب رکھی گئی تھیں۔ حضور ایدہ اللہ کی نئی کتاب جو انگریزی میں ہے خریداروں کی خصوصی توجہ کا مرکز تھی۔

○ بکسٹال کے انچارج مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ تھے جو ساہیوال کیس میں دس سال کے قریب اسیر راہ مولا رہے ہیں۔ انہوں نے بکسٹال کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس بکسٹال پر اردو' جرمن' انگریزی اور عربی کتب اور لٹریچر موجود ہے۔ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی رکھے گئے ہیں۔ سب سے اہم چیز حضور ایدہ اللہ کی تازہ انگریزی تصنیف ہے اس کے علاوہ ہومیو پیتھی پر حضور ایدہ اللہ کے ایم ٹی اے کے لیکچروں کا مجموعہ بھی شائع ہوا تھا وہ بھی خریداروں کی خصوصی توجہ کا مرکز تھا۔ مکرم الیاس منیر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اگرچہ اس سٹال پر بھی نومبایعین آتے ہیں لیکن ان کے لئے جلسہ گاہ میں الگ بکسٹال بھی بنائے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں پر مختلف احمدی احباب اپنے زیر دعوت الی اللہ دوستوں کو بھی لا رہے ہیں۔

○ مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ اس سال جماعت احمدیہ جرمنی نے کلام طاہر کا نیا ایڈیشن شائع کیا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ کی اب تک کی تمام نظمیں شامل ہیں حضور نے ازراہ شفقت جماعت جرمنی کو یہ کتاب شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ اس میں پرانے نسخوں کی بہت سے اصلاحیں کی گئی ہیں۔ تاریخیں بھی دی گئی ہیں اور اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ کلام طاہر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لئے اس کی قیمت صرف 5 مارک رکھی گئی ہے۔

○ مکرم سید طاہر احمد صاحب نے لنگر خانے کا بھی دورہ کروایا اور ایم ٹی اے کے ناظرین کو بتایا کہ یہاں پر پاک و ہند کے لوگوں کے لئے جلسہ کا کھانا آلو گوشت بھی تیار ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جو مرچ کم کھاتے ہیں یا گھی کم کھاتے ہیں علیحدہ کھانے بھی پکائے جاتے ہیں۔ یہاں پر مستقل نان سٹاپ کام جاری رہتا ہے۔ پیاز چھیلنے اور آلو چھیلنے اور کاٹنے کا کام رضاکار مستقل طور پر جاری رکھتے ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہہ رہا ہے۔ یا ہاتھوں پر چھری سے زخم لگ رہے ہیں مگر کام خدا کے فضل سے جاری رہتا ہے۔ ان رضاکاروں میں بڑی عمر کے لوگ بھی ہیں اور بچے بھی ہیں جو بڑے ذوق و شوق سے خدمات بجا لا رہے ہیں۔

○ لنگر خانے میں تین کچن ہیں جہاں مختلف قسم کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔ یہاں کام کرنے والے کوئی پروفیشنل کک نہیں ہیں بلکہ رضاکار ہیں۔ کچھ آلو کاٹ رہے ہیں۔ کچھ برتن دھو رہے ہیں۔ کچھ کھانا پکانے میں مصروف ہیں۔ گوشت صاف کر کے پلاسٹک کے بیگوں میں رکھا ہوا ہے۔ جہاں سے وزن کر کے بڑے بڑے دیگچوں میں گوشت ڈالا جاتا ہے یہ سارا رضاکارانہ کام ہے۔ کسی کو کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔

○ لنگر خانہ میں ایک کھانا پکتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ جرمنوں کی خاص ڈش ہے۔ جس میں گوشت ہوتا ہے اور نمک اور مرچ کم ہوتی ہے۔ جلسہ پر آنے والی ہر قوم کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جرمن' البانین' بوسنین عرب سب کی تسلی کا کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ مکرم سید طاہر صاحب نے بتایا کہ حالانکہ یہ سارے کام رضاکار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا پکایا ہوا کھانا بے حد لذیذ ہوتا ہے۔

○ حضور ایدہ اللہ نے خواتین کے جلسہ سے خطاب کے اختتام پر فرمایا وقف نو بچوں کی پریڈ کا پروگرام امیر صاحب جرمنی کی تجویز پر رکھا گیا ہے مجھے تو اس قسم کے پروگرام پسند نہیں مگر ان کی خواہش کے احترام میں یہ پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

○ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ پر افسر جلسہ سالانہ کی بچی کا نکاح بھی ہو گا۔ حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ پر نکاحوں کے اعلان کو روک دیا گیا تھا۔ لیکن افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خواہش تھی کہ اس موقع پر ان کی بچی کے نکاح کا اعلان ہو اور سارے اہل جلسہ بھی اس نکاح کی دعا میں شامل ہوں۔ حضور نے فرمایا ان کے لئے خصوصی اجازت دی گئی ہے۔ آئندہ ایسی اجازت نہیں ہو گی۔ صرف ایک دفعہ یہ اجازت افسر جلسہ کی بچی کے لئے دی جا رہی ہے۔

○ وی آئی پی مہمانوں کے لئے ایک الگ مارکی لگائی گئی تھی۔ جہاں پر ان مہمانوں کے شایان شان انتظامات کئے گئے تھے۔

○ یہ جھلکیاں ایم ٹی اے کے پروگراموں سے حاصل کی گئی ہیں ایم ٹی اے نے جلسہ کی کارروائی کے علاوہ مختلف پروگراموں کے ذریعہ جلسہ گاہ کا سارا انتظام دکھایا۔ اس طرح سے دنیا کے دور دراز علاقوں میں موجود احمدیوں کو گویا جرمنی کے جلسہ میں شامل کر دیا۔

★......★......★......★

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
مفید اور موثر دوائیں
نور ابٹن: چہرے اور بدن کے حسن میں اور دلکشی میں اضافہ کرتا ہے۔
نور آملہ: بالوں سے سکری خشکی دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے
خورشید ہیئر آئل کئی مفید جڑی بوٹیوں کے جوہر روغن بادام، روغن کدو روغن خشخاش اور روغن سرسوں سے تیار کیا جاتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ 211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 29- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
31- اگست غروب آفتاب 6-38
یکم ستمبر طلوع آفتاب 5-41

عالمی خبریں

بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ کرنے سے آنے والی نسلیں محفوظ ہو گئی ہیں۔ بھارت اپنے ہمسایہ کے ساتھ بہتر اور اچھے تعلقات کا خواہشمند ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان نے کبھی مثبت جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے ملک بھارت کے ایٹمی پروگرام سے پریشان نہ ہوں۔

اقتصادی پابندیوں نے بھارتیوں کی کمر توڑ دی ہے جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے ایٹمی دھماکوں کے بعد لگنے والی پابندیوں کے نتیجہ میں غربت کی شرح 25 فیصد بڑھ گئی ہے۔ دارالحکومت نئی دہلی غیر محفوظ ہو گیا ہے۔

سری لنکا نے امریکی حملوں کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ سری لنکا کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت اور عوام مسلمانوں بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے کہا ہے کہ امریکہ عراق کے معائنہ کمیشن کی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی معائنہ کار پر الزامات بے بنیاد ہیں۔

جاپان میں لوگ دنیا بھر میں سب سے طویل عمر پاتے ہیں۔ جاپان میں مردوں کی اوسط عمر 70.19 سال جبکہ عورتوں کی عمر 83.82 سال ہے۔

سرکاری فون کے ناجائز استعمال کے الزام میں امریکہ کے نائب صدر الگور کے خلاف تحقیقات شروع ہونے والی ہے۔

روس میں سخت اقتصادی بحران کے باعث طوفان سے پہلے کی خاموشی چھا گئی۔ پریس کانفرنس کے دوران روسی صدر نے اس موضوع پر چپ سادھ لی۔

نائیجیریا میں جمہوری عمل کا آغاز ہو گیا ہے۔ سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کروائی جا رہی ہے۔ رجسٹرڈ پارٹیاں عام انتخاب میں حصہ لے سکیں گی۔

برطانیہ کا زیر زمین ریلوے نظام خطرناک مچھروں کی نسل کو جنم دے رہا ہے۔ ان کی شکل و صورت عام مچھروں سے مختلف ہے یہ مچھر کئی نئی بیماریوں کا باعث بننے والے ہیں۔

انڈونیشیا میں سیاستدانوں سے تنگ آئے ہوئے ہزاروں افراد نے صوبائی اسمبلی پر قبضہ کر لیا۔

چینی مخالفت کے باوجود امریکہ تائیوان کو 35 کروڑ ڈالر کا اسلحہ دے گا۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیراعلیٰ فاروق عبداللہ نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ حالات خراب ہیں۔ مزید فوج بھیجی جائے واضح رہے کہ اس وقت 6 سے 7 لاکھ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کو کچلنے میں مصروف ہے۔

ترک حکومت چند ہفتے قبل افغانستان سے فرار ہونے والے جرنیلوں دوستم اور عبدالمالک میں صلح کرانے کی کوشش کر رہی ہے جنرل دوستم مدد حاصل کرنے کے لئے ترکی میں اور عبدالمالک ایران میں مقیم ہیں۔ ترکی اور ایران دونوں ممالک طالبان کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے۔

سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ اگر لیبیا امریکی طیارے کے حادثے کے دو مجرمان کو ہالینڈ کے سپرد کر دے تو اس کے خلاف پابندیاں ختم کر دی جائیں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم نواز شریف نے قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نفاذ شریعت کے لئے اقدامات کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔ آج ہم قیام پاکستان کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آج ہم نے قائداعظم کا یہ وعدہ پورا کر دیا کہ پاکستان کے لوگ اسلامی قوانین کے تحت امن کی زندگی بسر کریں گے۔ اور ہر کسی کو اپنے مذہب پر چلنے کی پوری آزادی ہو گی۔ غیر مسلموں کے شخصی قوانین 'مذہبی آزادی' روایات اور رسم و رواج پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہو گی۔ وزیراعظم ہو یا کوئی اور عہدیدار سب عوام کے خادم ہیں۔

قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کے بل پر سوموار سے بحث شروع ہو گی۔ بل کے تحت حکومت نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ قائم کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فروغ دینے ہر سطح پر بدعنوانی کا خاتمہ کرنے اور اسلام کے مطابق انصاف فراہم کرنے کی پابند ہو گی۔

وزیراعظم نے کہا کہ خدا کفر کی حکومت برداشت کر لیتا ہے۔ ظلم کی نہیں۔ انسانی حقوق مظلوموں کے ہوتے ہیں۔ ظالموں کے نہیں۔

نئے اسلامی قانون کے مطابق کسی فرقے کے پرسنل لاء کے اس پر اطلاق کے وقت وہی مفہوم لیا جائے گا جو اس کی فقہ میں ہے۔ آئین میں ترمیم کے اس آرٹیکل کے احکامات قانون اور عدالتوں کے فیصلوں پر موثر ہوں گے۔

وزیراعظم نے کہا کہ شریعت نافذ کرنے کے لئے آئینی ترمیم دو تہائی کی بجائے سادہ اکثریت سے منظور ہو گی۔ کسی ایوان میں اختلاف کی صورت میں مشترکہ اجلاس بلایا جائے گا۔

وفاقی وزیر پارلیمانی امور نے نفاذ اسلام کا بل قومی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ احکامات نہ ماننے والے سرکاری عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ آج خوشی کا دن ہے۔ اسلام کا قافلہ بڑھتا رہے گا۔ وزیراعظم مبارکباد کے مستحق ہیں۔

پیپلز پارٹی نے کہا کہ اب داڑھی سسٹم آئے گا۔ پیپلز پارٹی کے خورشید شاہ نے کہا کہ اب نواز شریف داڑھی رکھ لیں۔

وزیراعظم کی تقریر کے دوران ایم کیو ایم نے ہنگامہ کر دیا۔ اور واک آؤٹ کیا۔ ان کا شکوہ تھا کہ ہمیں درخواست کے باوجود اپوزیشن کی نشستیں الاٹ نہیں کی گئیں۔ سپیکر نے کہا کہ دو تین دن میں الاٹ ہوں گی۔

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا حکمرانوں کو اقتدار ڈولتا دیکھ کر اسلام یاد آ گیا۔ بھٹو نے بھی شراب پر پابندی لگائی تھی۔

قومی اسمبلی میں اقلیتی ارکان اسمبلی نے شریعت بل کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ نواز شریف کا آئینی ترمیم کا اسلامی بل صدر ضیاء الحق کے مشہور زمانہ ریفرنڈم کی طرح ہے اس سے سینٹ غیر موثر ادارہ بن جائے گا۔

عوامی اتحاد کے علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ حکمرانوں نے شریعت بل کو اپنے لئے ڈھال کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس طرح پورا آئین ایک طرف پڑا ہے۔ یہ بھی اسی طرح پڑا رہے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے نفاذ شریعت کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف کے مقاصد سیاسی ہیں وہ ملک میں آمریت لانا چاہتے ہیں۔ ضیاء کی باقیات عوامی توجہ حقیقی مسائل سے ہٹانے کے لئے اسلام کا مقدس نام استعمال کر رہی ہیں۔ نواز شریف کو اس لئے لایا گیا ہے تاکہ پاکستان کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور سیف الرحمٰن کا احتساب کیا جائے انہوں نے پہلے چیف جسٹس کو بھگایا۔ پھر صدر کو۔ اور اب اخبارات کو ہراساں کر رہے ہیں۔

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں
نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3- مال روڈ لاہور 5400
فون نمبرز آفس 7351722 7352212

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

TRAINEE SOFTWARE ENGINEERS
SCOP (Software Company Of Pakistan) A software export company requires trainee software engineers.
Persons having M.Sc. (Electronics/Physics/Mathematics) or B.Sc. Engineering with first class career, interested in building their careers as IT Professional should contact:
MEHMOOD MUNAWAR
247-GULRAIZ, II, R AWALPINDI.
Ph: 508168,451030,420958, Mobile: 0300552020
e-mail:scop@scop.com.pk